JAHAN-E-TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

فن تجوید و قرآت کے عظیم شاہسوار الاستاذ قاری ادریس العاصم تعارف و خدمات کے آئینے میں

A Magnificent Hero in the field of Articulation and Recitation (Tajweed o Qir'aat)Qari Idress Al Asim Introduction and services

Hafiz M Dawood Al Manshavi
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, UET Lahore.
hafizdawood99@gmail.com

Dr. Hafiz Zahid Latif
Associate Professor, Department of Islamic Studies, UET Lahore.
hzlatif@gmail.com

Abstract:
Qari Muhammad Idrees- Al-Asim is a well known contemporary religious scholar-He is considered a multi dimensional personality-As a teacher of tajweed O qiraat, writer, administrator and good preacher of Quran O Sunnah he did well in every walk of life with devotion and patience-He was the student of Shaikh Qari Izhar Ahmad Al Thanvi-He Acquired the basic knowledge of tajweed and Qiraat E Saba & Ashra from him-After that he travelled to Islamic University of Madina Munawwara KSA for higher studies of tajweed O Qiraat-He remained senior teacher of tajweed O qiraat, administrator and head teachers at Madrassa Al-Alia Tajweed UL Quran shairanwala Gate Lahore for 47 years.During this period he wrote many books in the field of tajweed O qiraat.He also translated and explained the difficult books of tajweed O qiraat in Urdu language and made them easiest for those students of tajweed O qiraat who can't understand the Arabic language well.After retuning back from Madina University in 1975 he served for tajweed O qiraat till the end of Life. This Paper is going to elaborate his efforts and services for tajweed O qiraat in Pakistan.

Key words: Qari Muhammad Idrees Al Asim, Tajweed, Qira'at, Services

قاری محمد ادریس العاصم کا شمار عالم اسلام میں فن تجوید و قراءات کے میدان میں نمایاں خدمات سر انجام دینے والوں میں سے ہوتا ہے آپ 1949 میں چینیاں والی مسجد کے قریب سریاں والے بازار میں پیدا ہوئے[1] آپ نے 1975 سے 2022 تک مدرسۃ العالیہ تجوید القرآن لسوڑے والی مسجد شیر انوالہ گیٹ لاہور میں تجوید و قراءات کی تدریس اور نشر و اشاعت کے فرائض سَر انجام دیئے اور آپ ایک ہمہ جہت شخصیت تھے اگرچہ بنیادی طور پر آپ کی پہچان ایک ممتاز تجوید و قراءات کے استاد کی حیثیت سے ہے اسی طرح آپ تاحیات مدیر التعلیم کے عہدے پر بھی فائز رہے۔ آپ مختلف مدارس کی مرکزی مشاورتی کمیٹی اور وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کی نصاب کمیٹی کے ممبر بھی تھے اور سرکاری اور نجی اداروں کے تصحیح قرآن ڈیپارٹمنٹ کے ممبر بھی رہے اور ملک کے طول و عرض میں مختلف مدارس اور جامعات میں تجوید و قراءات اور دیگر اسلامی اور معاشرتی موضوعات پر لیکچر دینے کے لیے بھی دعوت دی جاتی رہی اور آپ کو پورے ملک میں منعقدہ سرکاری اور غیر سرکاری مقابلہ ہائے حفظ القرآن اور حسن قراءات کے لیے بطور جج اور مدراس کے امتحانات کے لیے بھی بلا تفریق مسلک مدعو کیا جاتا رہا۔[2] آپ ایک بہترین خطیب بھی تھے اور عرصہ چالیس سال سے جامع مسجد لسوڑے والی اندرون شیر انوالہ گیٹ لاہور میں فن خطابت کے جوہر بھی دکھاتے رہے آپ ایک بہترین مصنف بھی تھے اپ کے جنبش قلم سے فن تجوید و قراءات میں ابتدائی مسائل سے لیکر انتہائی مسائل پر مشتمل انتہائی سھل انداز میں درجنوں کتب کا اضافہ ہوا آپ کا مقام علوم حدیث میں بھی ایک متبحر عالم دین کا تھا اندرون و بیرون ممالک سے طلباء حدیث آپ سے فن حدیث میں آپ سے سند اجازہ حاصل کرنے کی سعادت حاصل کرتے اور علوم القراءات میں آپ کی تحقیقات اس قدر نمایاں تھی کہ عرب مشائخ قراء کرام نے بھی جدید ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے آپ سے اس فن میں استفادہ کیا اور سند اجازہ حاصل کی آپ نے علوم

[1] العاصم، قاری محمد ادریس، الکواکب النیرہ فی وجوہ الطیبہ، انصارالسنہ پبلیکیشنز، لاہور، ص 11

[2] العاصم، سہ ماہی، لاہور، مئی تا جولائی 2015، ص 52

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

قراءات میں ید طولی رکھنے والے کبار پاکستانی ومصری قراء کرام کے سامنے زانوئے تلمذ طے کئے اور اکتساب علم کیا پاکستان میں آپ فضیلۃ الشیخ قاری المقری اظہار احمد التھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں عالم اسلام کی عظیم شخصیت شیخ المرصفی مصری رحمۃ اللہ علیہ کے ہونہار شاگرد تھے آپ نے تعلیمات قرآنیہ اور تجوید و قراءات کی نشرواشاعت کے فروغ کے لیے مختلف مقامات پر حلقات قرآنیہ کو قائم کرنے کے لیے مدراس کو قائم کیا اور بیسیوں مدراس تجوید و قراءات کی سرپرستی فرماتے رہے انتظامی وادبی اداروں کی سرپرستی کرنے کے ساتھ ساتھ وہ ایک متبحر عالم دین بھی تھے دین حنیف سے متعلقہ علوم میں انہوں نے متعدد کتب لکھیں اور ملکی رسائل وجرائد میں فن تجوید و قراءات کے حوالے سے کئی مضامین لکھے آپ نے تجوید و قراءات کی اھم عربی کتابوں کا اُردو دان طبقہ کے لیے ترجمہ بھی کیا اور شروحات بھی لکھیں آپ مختلف فیہ حیثیات میں بہترین متکلم، منتظم ،راسخ العقیدہ عالم، مجتھدانہ سوچ کے مالک ،وسیع القلب،روادار اور معتدل اسلوب وفکر کے حامل شخص تھے اپ نے مختلف موضوعات پر قلم اٹھایا لیکن آپ کا پسندیدہ موضوع علم تجوید و قراءات تھا اور دل چسپی کی بنا پر متعدد اہم علمی کتب منصہ شہود پر آئیں آپ نے فلسفہ قربانی پر بھی کتاب لکھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول منتخب ادعیہ ماثورہ کو جو صحیح سند کے ساتھ ثابت ہیں ان کو ایک جگہ جمع کر دیا تجوید و قراءات کی امھات الکتب اور ان کے مؤلفین کے سوانح حیات پر کافی دسترس حاصل تھی جن کا تذکرہ ان کی بعض کتب میں ملتا ہے۔ آپ کی تجوید و قراءات کی لکھی گئی کتب پر جب نظر ڈالتے ہیں تو اس میں بہت تنوع نظر آتا ہے جس سے جہاں آپ کی قادر الکلامی جھلکتی ہے وہاں آپ کی تخلیقی صلاحیتوں میں شائقین علوم تجوید و قراءات کے لئے خاص مشفقانہ سوچ کا اظہار بھی نمایاں ہوتا ہے۔

تصانیف:

علم التجوید، قرآنی قاعدہ، القاعدہ القرآنیہ ،قواعد التجوید ،حق التلاوہ ،تحبیر التجوی، , زینت المصحف، شرح فوائد مکیہ، المقدمہ الجزریہ مع تحفۃ الاطفال، الفوائد السلفیہ، تحفۃ الاخوان فی تجوید القرآن، القراءات السبع، ابلاغ النفع، قراءۃ ابن کثیر من طریقالشاطبیہ، القراءات الثلاثہ، احسن المقال فی القراءات الثلاث، الفوائد السلفیہ، القراءات العشر الکبری، شرح طیبۃ النشر، الکواکبالنیرہ فی وجوہ الطیبہ، علم عدد الآیات، نجوم الفرقان، التفہیم فی عدد آیات القرآن الکریم، علم الرسم، نفائس البیان، تکمیل ایضاح المقاصد، علم الوقف، الاھتداء فی الوقف والابتداء، متفرقات، محاسن قرآن، معین الحفاظ، تتشابہات القرآن، تدریب المعلمین، اللھم، تکمیل شجرۃ الاساتذہ۔

زیرِ نظر مضمون میں قاری محمد ادریس العاصم رحمہ اللہ کی فن تجوید و قراءات میں خدمات کا جائزہ لینا مطلوب و مقصود ہے آپ مجتھدانہ سوچ کے حامل تھے اور آج سے پچاس سال قبل پاکستان میں میں صحیح تلفظ کے ساتھ تجوید و قراءات کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے حجازی اور خوبصورت لہجوں میں قرآن پڑھنے کا رجحان موجود نہیں تھا حتی کے عوامی خطباء حضرات بھی قرآن کریم مجھول انداز میں پڑھتے تھے آپ کی نصف صدی پر محیط انتھک کاوشوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے کہ ملک پاکستان میں بہترین قرآن کریم پڑھنے والے قراء کے ایک کھیپ تیار ہو چکی ہے جو ملک پاکستان اور بیرون ممالک نہایت عمدگی کے ساتھ فن تجوید و قراءات میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں آپ پاکستان میں قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کے جو طریقے رائج تھے اپ ان سے مطمئن نہیں تھے آپ نے اس میں بہت اصلاحات کیں جہاں طلباء کی راہنمائی کے لیے سھل انداز میں مختلف موضوعات پر لکھتے رہے وہاں اساتذہ کرام کے لیے بھی کچھ اہم اصول وضوابط کو متعارف کروایا جو پہلے سے اصول وضوابط موجود تھے لیکن جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں تھے ان میں مناسب تبدیلیاں کر کے اساتذہ کرام کے لیے پیش کیا تانکہ اساتذہ کرام ان اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تدریس کریں تو اچھے نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں اس سلسلے میں انہوں نے حفظ و ناظرہ قرآن کریم کے اساتذہ کرام کی تربیت و رہنمائی کے لیے مختلف تربیتی ورکشاپس کا آغاز کیا جس کے نتائج کو آج محسوس کیا جارہا ہے کہ جن اساتذہ کرام کو ورکشاپس کے زریعے ٹرینڈ کیا اور ان اداروں کی سرپرستی فرمائی وہاں ایک ایک ادرائے میں سینکڑوں طلباء خوبصورت نظم ونسق اور تجوید کے اصول وضوابط کے مطابق کلام اللہ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اس فیض کو عام کر رہے ہیں۔ اس معاملے کی نزاکت واہمیت کو محسوس کرتے ہوئے آپ نے اس موضوع پر مستقل طور پر ایک کتاب تدریب المعلمین لکھی۔ جس سے آج کثیر تعداد میں حفظ وناظرہ کے اساتذہ کرام فایدہ حاصل کر رہے ہیں

زانوئے تلمذ واکرام مشائخ:

اپ اپنے اکابر علماء اور مشائخ قراء کرام اساتذہ کا حد درجہ احترام کرتے تھے خاندان غزنویہ سے بہت عقیدت کا تعلق رکھتے تھے ہر محفل میں خاندان غزنویہ کے چشم و چراغ سید مولانا داؤد غزنوی اور ان کی مساعی کا تذکرہ کرتے ہوئے آبدیدہ ہو جاتے راقم الحروف نے اپنے اساتذہ کا احترام کرنے میں آپ جیسا کسی کو نہیں پایا آپ ہر علمی مجلس جس میں بڑے بڑے مشائخ موجود ہوتے یا عام طلباء کی مجلس اس میں اپنے اساتذہ کرام شیخ قاری اظہار احمد التھانوی رحمہ اللہ، شیخ ابو البرکات رحمہ اللہ اور شیخ عبد

JAHAN-E-TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

الفتاح المرصفی المصری کا تذکرہ خیر ضرور کرتے اور نام لیکر ان کے حق میں دعائیں فرماتے اور ان کی آنکھیں اشک بار ہو جاتیں آپ اپنے اساتذہ کرام سے حد درجہ دلی محبت اور عقیدت سے پیش آتے تھے۔آپ کوئی بھی علمی، تصنیفی کام مکمل کرتے تو اس کا سارا کریڈٹ اپنے اساتذہ کرام کو پیش کرتے بلکہ اپنے کام کی نسبت ہی ان کی طرف کر دیتے جب آپ نے 536 صفحات پر مشتمل شرح طیبہ النشر کو مکمل کیا تو آپ نے ان الفاظ کے ساتھ اپنے تصنیفی کام کو اپنے اساتذہ کرام کی طرف منسوب کیا۔آپ فرماتے ہیں "میں اس شرح کو اپنے قابل فخر اساتذہ قراءات استاد القراء والمجودین الشیخ قاری المقری سیدی وسندی اظہار احمد التھانوی نور اللہ مرقدہ اور استاد القراء والمجودین الشیخ القاری المقری سیدی وسندی عبد الفتاح المرصفی نور اللہ مرقدہ کی طرف منسوب کرتا ہوں جن کی محبتوں، محنتوں اور سب سے بڑھ کر ان کی دعاؤں کی بدولت یہ بندہ حقیر خدمت قرآن و تجوید و قراءات میں مصروف ہے اللہ تعالیٰ میرے دونوں اساتذہ کرام پر اپنی رحمتوں کی بارش برسائے"[3] آپ کی تجوید و قراءات میں خدمات کو درج ذیل اقسام یا شعبہ جات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

- تصنیفی خدمات
- تدریسی خدمات
- تدریبی خدمات
- معاشرتی خدمات

لیکن اس ریسرچ پیپر میں آپ کی تصنیفی اور تدریسی خدمات کا جائزہ لیا جائے گا۔

تصنیفی خدمات:

آپ نے زندگی کے تقریباً پچاس برس فن تجوید و قراءات کی نشرو اشاعت کے لیے صرف فرمائے اسی دوران انہوں نے فن تجوید و قراءات کے مختلف اہم عنوانات اور مسائل پر تین درجن سے زائد کتب تصنیف کیں ان میں سے چند نمایاں کتب کا تعارف درج ذیل ہے:

تحبیر التجوید

یہ وہ شہرہ آفاق کتاب ہے جس کو خود حضرت شیخ قاری ادریس العاصم صاحب رحمہ اللہ اپنے لیے باعث فخر سمجھتے تھے یقیناً کتب تجوید میں اس کتاب کا بڑا نام و مقام ہے اس کی اہمیت وافادیت کو مد نظر رکھتے ہوئے وفاق المدارس السلفیہ نے اسے اپنے نصاب میں شامل کیا ہے اور بلا تفریق مسالک یہ کتاب تمام مکاتب فکر میں انتہائی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے اس کتاب کے مقبول ہونے کی سند فضیلۃ الشیخ قاری المقری اظہار احمد التھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تقریظ کی صورت میں دی ہے اس کتاب میں تجوید کے تمام ضروری قواعد کو مؤلف حضرت شیخ رحمہ اللہ نے جمع کر دیا ہے اور انداز اس قدر سہل اور دلنشین ہے کہ استاد کے تھوڑا سا سمجھانے سے تجوید کے قواعد ازبر ہو جاتے ہیں یہاں ایک بات سمجھنا بہت ضروری ہے یہ سمجھنا اور خیال دل میں بٹھالینا بالکل غلط ہے کہ بغیر استاد کے سامنے زانوئے تلمذ طے کئے صرف کتاب پڑھ لینے سے تجوید سیکھ سکتے ہیں استاد سے پڑھنا اور قران کی مشق کرنا انتہائی ضروری ہے یہ کتاب 72 صفحات پر مشتمل ہے اور قرات اکیڈمی اردو بازار نے اسے طبع کیا ہے اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

شرح فوائد مکیہ

فوائد مکیہ شیخ العرب والعجم قاری المقری عبد الرحمن المکی رحمۃ اللہ علیہ کی وہ شاندار اور نامور کتاب ہے جو تحریر کے فوراً بعد ہی علمی حلقوں میں انتہائی مقبول ہوئی کتاب انتہائی جامع مختصر اور پر مغز معلومات سے بھرپور ہونے کے علاوہ زبان و بیان کے لحاظ سے بھی ادق اور مشکل ہے فوائد مکیہ کے تحریر ہونے کے بعد ہی اکابر فن تجوید نے اس پر علمی اور توضیحی حواشی وقتاً فوقتاً تحریر کیے جس میں امام القراء قاری المقری عبد المالک لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے تعلیقات مالکیہ استاد القراء قاری محب الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حواشی توضیحات مرضیہ بہت مشہور و معروف ہیں ان حواشی کے موجود ہونے کے باوجود فوائد مکیہ کے بہت سے مواقع موجودہ دور کے طلباء کے لیے ابھی بھی تشریح و توضیح کے محتاج تھے ضرورت اس امر کی تھی کہ موجودہ دور کے طلبا کے اذہان کے مطابق ایک مفصل اور آسان طرز بیاں والی شرح تحریر کی جائے اس ضرورت کو آپ نے محسوس کیا اور اپنے تدریسی دور کا نچوڑ اور اپنے قابل قدر استاد فضیلۃ الشیخ قاری المقری اظہار احمد التھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی نکات کو یکجا کر کے فوائد مکیہ پڑھنے والوں کے لیے ایک ایسی شرح تحریر کی جس میں کتاب کو نہ صرف حل کیا گیا ہے بلکہ تجوید سے متعلق اور دیگر بہت سی معلومات فراہم کی گئی ہیں

---

[3] العاصم، قاری محمد ادریس، شرح طیبۃ النشر فی القراءات العشر المتواترہ، قرآت اکیڈمی، لاہور، ص4

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

کتاب میں بعض انتہائی نایاب رسائل تجوید اور فتاوی جات کو بھی شامل کیا گیا ہے جس سے شرح مذکور تجوید کے انسائیکلوپیڈیا کی شکل اختیار کر گیا ہے شروع کتاب میں ایک نہایت علمی مقدمہ اور حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے حالات نیز مدرسہ صولتیہ کے متعلق مضامین نہایت ہی علمی نوعیت کی کاوش جلیلہ ہے فوائد مکیہ کے مؤلف نے کتاب میں تجوید کے قواعد بطریق شاطبیہ پر بطریق طیبہ دونوں طرق سے بیان کیے ہیں حضرت شارح رحمہ اللہ نے ان تمام امور کو نہایت وضاحت سے الگ الگ کر کے بیان کیا ہے جو طلباء تجوید پر ان کا بہت بڑا احسان ہے فوائد مکیہ کی ایک جامع مفصل اور آسان شرح لکھنا مولف کتاب خاتمۃ القراء فی الہند قاری المقری عبد الرحمن مکی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے ایک ایسا مطالبہ اور قرض تھا جو کہ آپ نے پورا کیا اور اہل علم کی جانب سے یہ قرض ادا کیا ہے شرح کی افادیت مقبولیت اور علمی ہونے کا اظہار آپ کے استاد گرامی استاد القراء قاری محمد صدیق لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی تقریظ میں کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں "میں نے اس شرح کو مختلف مقامات سے پڑھا ہے عام فہم زبان اور اسان انداز میں مسائل تجویز ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے اس دور انحطاط میں جبکہ علمی طور پر طلباء کی اکثریت کی استعداد بہت کمزور ہے اکابر اساتذہ کے افادات کو بحسن خوبی زیور اعتبار سے آراستہ کر کے طلبہ تجوید تک پہنچانا بلاشبہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے جو شارح موصوف نے نہایت خوبی سے سرانجام دیا ہے شاید ہی کوئی ایسا مقام ہو جو لائق تشریح ہو اور اس کی تشریح نہ کی گئی ہو اساتذہ تجوید کے لیے اور مبتدی طلباء کے لیے عموماً نافع اور مفید ہو گی "[4] یہ کتاب 472 صفحات اور مخارج الحروف کے اٹھ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کتاب کو قرات اکیڈمی اردو بازار لاہور نے طبع کیا ہے۔

الفوائد السلفیہ علی المقدمۃ الجزریہ

المقدمۃ الجزریہ تجوید کی ایک انتہائی علمی نصابی کتاب ہے عربی زبان میں ہونے کی وجہ سے طلبہ تجوید اس کی شرح و توضیح کہ ہمیشہ محتاج رہے ہیں المقدمۃ الجزریہ کے مشکل مقامات کو حل کرنے میں انتہائی معاون ہے کتاب میں غیر ضروری طوالت سے طلباء کو بچا کر صرف حل قصیدہ کا مواد فراہم کیا گیا ہے جس کی وجہ سے علمی حلقوں اور طلبہ میں شرح مذکور بہت معروف و مشہور ہے کتاب کی افادیت کا اظہار فضیلۃ الشیخ قاری المقری اظہار احمد التھانوی رحمہ اللہ نے بھی اپنی تقریظ میں کیا ہے آپ فرماتے ہیں "المقدمۃ الجزریہ" تجوید کے نصاب میں ایک اہم کتاب ہے عربی زبان سے ناواقف طلباء کو اس میں سمجھنے اور ترجمہ کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔لہذا اس کتاب پر کافی تراجم و شروح لکھی گئی ہیں اردو عربی اور فارسی میں بھی بہر حال مقصود و تشریح قریب قریب ایک جیسی ہی ہوتی رہی البتہ اساتذہ کا طرز بیاں اور اپنے تلامذہ کی تفہیم کا اسلوب علیحدہ علیحدہ ہی رہا اور رہے گا شرح "فوائد السلفیہ" کے مصنف قاری محمد ادریس العاصم نے خاصی محنت سے کام کیا ہے اور مختصر مگر صاف صاف پیرایہ بیان میں طلباء کے لیے استفادہ کا سامان بہم پہنچایا ہے "[5] یہ کتاب 90 صفحات پر مشتمل ہے علم تجوید کے شائقین کی لائبریری کی ایک علمی ضرورت ہے کتاب کے آخر میں تحفۃ الاطفال کا ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے جس سے ایک ہی کتاب میں دونوں قصائد کا ترجمہ اور تشریح حاصل ہو جاتی ہے اسے قرآت اکیڈمی اردو بازار لاہور نے شائع کیا ہے

الفوائد العلمیہ فی شرح المقدمہ الجزریہ

الفوائد السلفیہ کی مقبولیت کے بعد اہل علم قراء کرام کی جانب سے اس بات کا اظہار کیا گیا کہ المقدمۃ الجزریہ کی ایک قدر تفصیلی شرح بھی ہونی چاہیے حضرت شیخ کی جانب سے یہ کہا گیا کہ میرے شیخ محترم قاری اظہار احمد تھانوی صاحب کی الجواہر النقیہ موجود ہے اس کے بعد کسی شرح کی ضرورت نہیں لیکن اساتذہ کرام اور قراء کرام کی طرف سے اصرار بڑھتا چلا گیا کہ یہ اصرار غالب آگیا اور آپ نے موجودہ دور کے طلباء کے اذہان کو مد نظر رکھتے ہوئے مذکورہ شرح لکھی جس میں موجودہ دور کے طلباء کی ضروریات کو مد نظر رکھا گیا ہے اور یہ شرح یقیناً اساتذہ اور طلباء دونوں کے لیے علمی راحت کا سامان ہے۔

ابلاغ النفع فی القراءات السبع

قراءات سبعہ علوم قراءات میں ایک بنیادی علم ہے یہ سات ائمہ کرام کی قراءات متواترہ کا بیان ہے جس میں بنیادی طور التیسیر فی القراءات السبع للامام ابو عمرو عثمان بن سعید الدانی رحمۃ اللہ علیہ اور حرز الامانی ووجہ التھانی المعروف الشاطبیہ للامام ابو القاسم فیرہ الشاطبی رحمۃ اللہ علیہ کو پیش نظر رکھا جاتا ہے امام شاطبی رحمہ اللہ کی شاطبیہ قراءات سبعہ کی نصابی کتاب ہے بہت سی اردو اور عربی شروحات موجود ہونے کے باوجود ایک ایسی کتاب کی ضرورت طالب علم محسوس کرتا تھا جو کہ اسے شاطبیہ کی اشعار والی زبان کے مقابلے میں نثر میں دستیاب ہو جائے طلباء کی اس شدید ضرورت کو ابلاغ النفع بڑے احسن طریقے سے پورا کرتی ہے اس کی کتاب میں شاطبیہ کے

[4] العاصم، قاری محمد ادریس، شرح فوائد مکیہ، قرآت اکیڈمی، الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور، ص3

[5] العاصم، قاری محمد ادریس، الفوائد السلفیہ علی المقدمہ الجزریہ، قرآت اکیڈمی، لاہور، ص6

طریق اور انداز میں ہی ابواب مسائل لائے گئے ہیں جس سے طالب علم کو بعد ازاں شاطبیہ سمجھنے میں بڑی اسانی اور سہولت ہوتی ہے طلباء کے اوپر شفقت کے جذبہ کے تحت مقرر آنے والے کلمات کو فرش میں مکرر ہی لایا گیا ہے صرف ایک جگہ پر بیان کرنے پر اکتفا نہیں کیا گیا اگر میں یہ کہوں کہ البدور الزاھرہ کی ضرورت کو اردو دان کے لیے یہ کتاب قراءات سبعہ میں پورا کر رہی ہے تو غلط نہ ہو گا بلکہ یہ اس لحاظ سے البدور الزاھرہ سے افادیت میں زیادہ ہے کہ شاطبیہ کی طرز پر اس کتاب میں اصول بھی موجود ہیں جو البدور الزاھرہ میں موجود نہیں ہیں۔

مفتاح الکنزفی وقف حمزہ وہشام علی الھمزہ

وقف حمزہ وہشام کا باب شاطبیہ کے مشکل ترین ابواب میں سے ایک ہے جس کی تشریح و توضیح کر دینے کے باوجود طلباء اس میں پریشانی محسوس کرتے ہیں طلباء کی اس مشکل کو مد نظر رکھتے ہوئے متقدمین و متاخرین علماء قراءات نے الگ سے اس پر مستقل کتب تالیف کی ہیں جن میں بڑے بڑے اکابرین فن شامل ہیں فضیلۃ الشیخ قاری المقری اظہار احمد التھانوی رحمہ اللہ کی کتاب توضیح المرام فی وقف حمزہ وھشام اس باب کی توضیح میں بڑی شاندار کوشش ہے موجودہ دور کے طلباء کی ذہنی استعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ نے پورے قران کے تمام ھمزہ والے ان کلمات کو یکجا کر دیا ہے تا کہ طلباء کے سامنے پورے قران کے الفاظ آ جائیں اور قرانی ترتیب ہونے کی بنا پر انہیں بآسانی وہ کلمہ اور اس کی تمام رسمی اور قیاسی تغیرات مل جائیں گی نیز کتاب کے شروع میں وقف ھمزہ وھشام کہ باب کے تمام اصول بھی آسان اور عام فہم انداز میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

احسن المقال فی القراءات الثلاث

قراءات الثلاث میں الدرۃ المضیئۃ شامل نصاب ہے قراءات پڑھنے والے طلباء اور اساتذہ جانتے ہیں علامہ جزری رحمہ اللہ نے الدرۃ المضیئۃ میں بڑا انوکھا اسلوب اختیار فرمایا ہے کہ امام نافع رحمہ اللہ کو امام ابو جعفر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے امام ابو عمرو بصری رحمہ اللہ کو امام یعقوب کی اصل ٹھہرایا گیا ہے اور صرف ان قراءات کو بیان کیا جاتا ہے جو یہ تینوں ائمہ اپنی اصل کے خلاف پڑھتے ہیں ابتدائی طلباء جو ابھی شاطبیہ کے اسرار و رموز سے ہی بمشکل اگاہ ہوئے ہوتے ہیں الدرۃ المضیئۃ کے اس اسلوب سے مزید پریشان ہو جاتے ہیں طلبہ کرام کی ان مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ نے یہ کتاب ترتیب دی جس میں قرآت ثلاثہ کو بڑی وضاحت اور تفصیل سے آسان انداز میں بیان کر دیا گیا ہے الدرۃ المضیئۃ کے پڑھنے والے اس کتاب کو مطالعہ میں رکھیں گے تو ان شاءاللہ الدرۃ المضیئۃ کے حل میں بہت آسانی اور راحت محسوس کریں گے اجرا کے دوران بھی یہ کتاب ایک مخلص دوست کے طور پر اپنا وجود عزیز طلبہ کو محسوس کرائے گی۔

شرح طیبہ النشرفی القراءات العشر

النشر فی القراءات العشر علامہ جزری کی ایک ایسی شاندار تصنیف ہے جس میں اپ نے اپنے شیوخ کرام سے حاصل کیے ہوئے اور انہوں نے قرات کو جمع کر دیا ہے علامہ جزری رحمہ اللہ نے پھر خود ہی اس کی تلخیص نثر کی صورت میں تقریب النشر کے نام سے کی ہے اور النشر کو مختصر کرتے ہوئے اپنے قصیدہ طیبۃ النشر فی القرات العشر میں تو کمال ہی کر دیا ہے کہ اس قدر وسیع علوم کو صرف ایک ہزار 15 اشعار میں سمو دیا ہے طیبۃ النشر نصاب قرات کی ایک انتہائی مشکل اور دشوار کتاب ہے عربی زبان میں بھی اس کی شروح بمشکل ہی دستیاب ہو پاتی ہیں اردو زبان میں توضیح النشر الشیخ المقری القاری عبد اللہ مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ المراۃ النیرہ شیخ المقری رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ اب نایاب کتب ہیں ان کتب کے نایاب ہونے کی وجہ سے بعض نام نہاد شارحین نے حضرت قاری عبد اللہ مراد آبادی کی شرح زبان و بیان کی درستگی کے بعد اپنے نام سے طبع کروالی ہے بہر حال قرات عشرہ کے شائقین کے لیے طیبۃ النشر کی ایک اردو شرح کی بہت ضرورت تھی آپ نے طلباء کی اس دشواری کو محسوس کیا اور انتہائی آسان زبان و بیان پر یہ شرح تحریر کی جو کہ طیبۃ النشر کے حل میں انتہائی مفید ہے طیبۃ النشر کے مشکل مقامات کو سمجھانے میں ایک نہایت عمدہ کردار ادا کیا ہے یہ کتاب 536 صفحات پر مشتمل ہے اور علم قرات کے لیے ایک قابل فخر ذخیرہ ہے

الکواکب النیرہ فی وجوہ الطیبہ

طیبۃ النشر قرات عشرہ کے نصاب کی ایک مشکل ترین کتاب ہے جس میں علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی الدرۃ المضیئۃ جس کو عشرہ صغری بھی کہا جاتا ہے سے زائد وہ جو قراءات کو بیان کیا گیا ہے طلباء کے لیے ضروری ہے کہ وہ طیبہ النشر کی پڑھائی کے دوران نہ صرف النشر فی القراءات العشر کو مطالعہ میں رکھیں بلکہ شاطبیہ اور درہ المضیئۃ بھی زیر مطالعہ رکھیں نیز وہ وجوہ جو کہ الشاطبیہ اور الدرہ میں بیان ہو رہی ہیں اور طیبہ میں بھی موجود ہیں ان کو بھی ذہن نشین رکھیں اور وہ وجوہ جو صرف طیبہ میں بیان ہو رہی ہیں ان کو بھی پیش نظر رکھے یہ تمام کام ایک ذہنی مشقت کا دروازہ کھولتے ہیں جو بہر حال طیبہ کے طالب علم کو اٹھانا پڑتی ہیں اسی ذہنی مشقت کو کم کرنے کے لیے

JAHAN TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

آپ نے الکواکب النیرہ مرتب کی ہے جس میں طیبہ کے ابواب کی ترتیب ہر ہی کہ قراء عشرہ کے وہ تمام کلمات جو صرف طیبۃ النشر میں بیان ہوئے ہیں کر دیے ہیں یقیناً یہ آپ کا طیبہ پڑھنے والو طلباء پر ایک بہت بڑا احسان ہے طیبہ کے طلباء کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کتاب کو ضرور زیر مطالعہ رکھیں۔

الاهتداء فی الوقف والابتداء

تجوید و قرات سے شغف رکھنے والے قراء حضرات اس بات سے بخوبی واقف ہیں کیا علم وقف کی علوم تجوید میں بہت اہمیت ہے، ورتل القرآن ترتیلا[6] اس آیت کی تفسیر میں سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے الترتیل هو تجوید الحروف و معرفة الوقوف[7] اس قول سے معلوم ہوا کہ ترتیل کا ایک جزء اگر تجوید الحروف ہے تو دوسرا جزء معرفت الوقوف ہے یہ بڑا عجیب اتفاق ہے کہ تجوید کے موضوع پر تو اردو زبان میں بڑی گران قدر اور کثیر تعداد میں کتب موجود ہیں مگر وقف و ابتداء سے متعلق کتب بہت ہی کم ہے اس کمی کو آپ نے محسوس فرمایا اور طلبہ اور اساتذہ کے لیے یہ گران قدر کتاب تحریر فرمائی انداز بیان نہایت عالمانہ مگر عام فہم اور جدت کا پہلو لیے ہوئے پہلے مقدمہ میں علم وقف و ابتدا پر ایک گرانقدر بحث ہے بعد ازاں اب تک کی لکھی گئی علم وقف و ابتدا کی کتب اور ان کے مصنفین کرام کا سنہ وار تذکرہ بعد ازاں وقف تام و وقف کافی اور وقف حسن نیز وقف قبیح کی حدیث مبارکہ کے حوالے دے کر تشریح و توضیح کی گئی ہے اپنی بات کو تقویت دینے کے لیے جابجا متقدمین علمائے وقف کے حوالے بلا تکلف درج کیے گئے ہیں اہمیت وقف کو قران حدیث اقوال صحابہ کرام اور ائمہ فن کے اقوال سے بیان کیا ہے مبادیت علم وقف کے عنوان سے ایسے امور اور تعریفات بیان کی گئی ہیں جن سے بڑی بڑی فنی کتابیں بھی خالی ہیں بعض موضوع اس کتاب میں بڑی ندرت کے حامل ہیں مثلا کیا ہر آیت پر وقف کرنا ضروری ہے؟ وقف میں اصل کیا ہے بغیر نیز علامات وقف سے قبل ضروری گزارش صفحہ نمبر 121 پر بحث ایسی عمدہ شستہ اور دلائل سے بھرپور ہے کہ دل ان باتوں کو ماننے پر مجبور ہے وقف غفران وقف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مواقع معانقہ وقف لازم کلّا بلٰی اور نعم کی ابحاث بڑی ہی عمدہ اور بے نظیر ہیں اجرا الوصل، مجری الوقف، ضبط بنیۃ الوصل، ضبط بنیۃ الوقف، وغیرہ کی اصطلاحات سکتہ کا بیان اس قدر دقیق اور عمدہ ہیں کہ اردو زبان کی کتب تو کجا عربی کتب میں بھی یہ ابحاث یکجا ملنا مشکل ہیں غرض یہ کتاب نہیں بلکہ معلومات کا ایک بیش بہا خزانہ ہے 320 صفحات پر یہ کتاب مشتمل ہے اور آپ کی طرف سے شائقین علم تجوید و قرات کے لیے یہ ایک عظیم تحفہ ہے۔

نفائس البیان فی رسم القرآن

قران پاک کا ایک مخصوص رسم الخط ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم الہی صحابہ کرام کو تعلیم فرمایا اور انہی احکام و قوانین کی روشنی میں حضرت صحابہ کرام نے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں مصاحف عثمانیہ تحریر فرمائے علمائے امت کا اجماعی فیصلہ ہے کہ اس رسم الخط کے علاوہ وہ اپنی سمجھ اور فہم کے مطابق قران حکیم کی کتابت ممنوع ہے اس کتاب میں اسی قران کے رسم الخط کے اصول و قوانین کو بیان کیا گیا ہے آغاز کتاب میں ایک مضمون کتابت اور اس کے ارتقاء کے متعلق بہت ہی علمی تحقیقی اور اپنے موضوع کے لحاظ سے معلومات افزا ہے کہ جس سے بڑی مفید معلومات پڑھنے والے کو میسر آتی ہیں جس میں رسم الخط کی ارتقائی شکلوں کو واضح کیا گیا ہے نیز مختلف ادوار کے قران کریم اور مصاحف عثمانیہ کی نقول اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامہ مبارک کی تصاویر کتاب کی اہمیت کو مزید بڑھا رہی ہیں 182 صفحات اور آٹھ تصاویر کے ہمراہ یہ کتاب علم تجوید و قرات سے شغف رکھنے والے قراء کے لیے بہترین تحفہ ہے۔

ایضاح المقاصد فی شرح العقیله اتراب القصائد

عقلیہ اتراب القصائد علامہ شاطبی رحمۃ اللہ کا رسم قرانی پر منظوم قصیدہ ہے امام موصوف رحمۃ اللہ کے دو قصائد شاطبیہ اور عقلیہ کو جو مقبولیت تامہ حاصل ہوئی وہ موصوف کے خلوص اور للٰہیت کا نتیجہ ہی کہی جاسکتی ہے بڑے بڑے علمائے کرام نے شاطبیہ اور عقلیہ کی اولین شرح علامہ شاطبی رحمہ اللہ کے نامور شاگرد علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے الوسیلہ کے نام سے کی ہے اردو میں اس کی اولین شرح استاد القراء قاری المقری فتح محمد مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر کی ہے موجودہ دور کے طلباء کے اذہان کو مد نظر رکھتے ہوئے انتہائی عام فہم مگر علمی شرح فضیلۃ الشیخ قاری المقری اظہار احمد التھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھنی شروع کی مگر وہ مکمل نہ کرپائے اور قصیدہ کے 220 اشعار کی تشریح و توضیح کرپائے تھے کہ رب کائنات کے حضور حاضر ہوگئے ان کی وفات کے بعد شرح مذکور کو اپنے استاد محترم کے انداز میں ہی نہ صرف مکمل کیا بلکہ مفید اضافہ جات بھی آپ نے کیے ہیں غرض آپ کا یہ طلباء اور اساتذہ کے اوپر ایک بہت بڑا علمی احسان ہے 332 صفحات پر یہ کتاب مشتمل ہے اور یہ کتاب آپ کی اپنے استاد محترم قاری اظہار احمد تھانوی رحمۃ اللہ سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

---

[6] المزمل 4:73

[7] سیوطی، جلال الدین، الإتقان فی علوم القرآن، مکتبۃ العلم، لاہور، 1 / 58

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

نجوم الفرقان فی عدد آی القرآن

علم عدد آیات علوم قرآنیہ میں سے ایک نہایت ہی اعلیٰ اور اشرف علم ہے یہ ایک ایسا اہم علم ہے کہ جس پر امام ابو عمرو دانی رحمۃ اللہ علیہ اور امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قلم اٹھایا ہے اردو زبان میں حضرت رحیم بخش رحمۃ اللہ علیہ اور فضیلۃ الشیخ قاری المقری اظہار احمد التھانوی نے اس پر گراں قدر تحریرات کی ہیں آپ نے موجودہ دور کے طلباء کی نفسیات کو مد نظر رکھتے ہوئے نہایت آسان انداز میں یہ کتاب تحریر کی ہے شروع کتاب میں مقدمہ میں نہایت علمی اور گران قدر معلومات فن سے متعلق شائقین کو مہیا کی گئی ہیں نیز عدد آیات پر لکھی گئی تمام تصانیف کا تذکرہ اور ان کے مصنفین کے احوال مختصر اتحریر کیے گئے ہیں جس کی بدولت یہ کتاب مذکورہ علم کا ایک انسائیکلوپیڈیا بن گئی ہے مگر غیر ضروری طوالت سے کتاب کو محفوظ رکھا گیا ہے پاکستانی مصاحف میں پائے جانے والے کچھ علمی نکات کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے غرض کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے بڑا اچھوتا موضوع ہے 264 صفحات پر یہ کتاب مشتمل ہے شائقین علم عدد ایات کے طلبہ اور اساتذہ کرام کے لیے زبردست تحفہ ہے اسے قرآت اکیڈمی اردو بازار لاہور نے طبع کیا ہے۔

اللؤلؤوالمرجان فی قواعد ضبط القرآن

ضبط قران سے مراد یہ ہے کہ ایسا علم جس سے حروف پر استعمال ہونے والی علامات مثلاً زبر زیر پیش دوزبر دوزیر دو پیش کھڑا زبر کھڑی زیر الٹا پیش جزم تشدید مدوغیرہ کی جس میں پہچان کرائی جائے عربی زبان میں تو متاخرین ومتقدمین نے دونوں سے اس علم پر کتابیں ملتی ہیں تاریخ کے اوراق کے مطابق اس فن کے بانی ابو الاسد الدُؤلی ہے امام احمد بن ابراہیم بن احمد المارغنی التونسی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ قابل ذکر ہیں بدقسمتی سے اردو زبان میں اس موضوع پر مواد بالکل بھی نہیں تھا ایک مختصر سی بحث آپ نے نفائس البیان میں لگائی تھی لیکن وہ بالکل اجمالی نوعیت کی تھی بعد ازاں قواعد وضبط کے نام سے حضرت قاری عبدالمالک صاحب نے ایک کتاب تحریر فرمائی جس کو بعد ازاں لاہور سے ایک صاحب نے ہو بہو کتاب کے نام کی تبدیلی کے ساتھ اپنا نام چھپا دیا لیکن ان دونوں کتب میں مجمع الفہد، مجمع الملک فہد بن عبدالعزیز کے شائع شدہ قران روایت حفص کے مطابق چھپے ہوئے نسخے سے مشارقہ کا مذہب اور روایت ورش کے مطابق چھپے ہوئے نسخے سے مغاربہ کا مذہب بیان کیا گیا ہے پاکستانی مصحف کے ضبط کا بیان نہیں ہے جو کہ انتہائی ضروری ہے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے آپ نے یہ کتاب تحریر کی ہے جس میں پاکستانی مصاحف، سعودی مصاحف اور افریقہ کے مسلمانوں کے لیے طبع شدہ مصاحف تمام کا ضبط بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

تدریب المعلمین

یہ کتاب مدارس دینیہ میں شعبہ ناظرہ شعبہ حفظ شعبہ تجوید اور شعبہ قراءات کی کلاس کے مدرسین کی رہنمائی کے لیے لکھی گئی ہے کہ وہ تدریس کے دوران طلباء کی سہولت ان کے کنٹرول کرنے اور ان کو پڑھانے کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کریں سکولوں اور کالجوں میں اساتذہ کو تربیت کے مختلف کورس کروانے کا ایک باقاعدہ طریقہ کار ہے جس میں بی ایڈ اور ایم ایڈ کی سطح کے کورس تک کروائے جارہے ہیں بدقسمتی سے ہمارے دینی مدارس میں اس طرح کا کوئی سلسلہ نہیں ہے اس سلسلے میں آپ اس عزم کا اظہار فرماتے رہے کہ وہ پورے ملک میں اس طرح کے کورسز اور تربیتی ورکشاپس اساتذہ کرام کی تربیت کے لیے کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں بہر حال یہ کتاب تربیت اور رہنمائی اساتذہ کے لیے ایک مثالی کتاب ہے جس کا مزید کوئی بھی متبادل علمی دنیا میں نظر نہیں آتا کتاب کی افادیت کی گواہی آپ کے استاد گرامی قاری محمد صدیق لکھنوی رحمہ اللہ کی گراں قدر تقریظ بھی دے رہی ہے۔ آپ فرماتے ہیں "فاضل مصنف قاری محمد ادریس العاصم کی "تدریب المعلمین" مختلف مقامات سے دیکھی جس میں طریقہ تعلیم وتعلم، تعلقات اساتذہ وتلامذہ، قواعد تجوید، مفردات کی مشق، معلم ومتعلم کے اوصاف، جمع قرآن کے ادوار، وغیرھم، غرضیکہ ہر اعتبار سے معلمین اور متعلمین قرآن کے لیے ایک بیاض ہے اور تمام رہنما اصول وقواعد کتاب مذکورہ میں موجود ہیں جسے فاضل مصنف نے نہایت ہی سعی ومحنت سے مرتب کیا ہے امید ہے کہ یہ مبارک مجموعہ معلمین قرآن کے لیے نہایت مفید اور نافع ہوگا"[8] تجوید کے استاد کے لیے تجوید کے تمام ضروری قواعد اور مسائل بھی کتاب میں تحریر کر دیے گئے ہیں یہ اپنے موضوع کے لحاظ سے منفرد اہمیت کی حامل کتاب ہے اسے بھی قراءت اکیڈمی اردو بازار لاہور نے شائع کیا ہے۔

متشابہات القرآن مع معلومات قرآن

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کتاب حفاظ کرام کے لیے ہے اور اس میں وہ متشابہہ آیات جمع کی گئی ہیں جن کا تراویح کے دوران یا قران پڑھتے وقت تشابہ لگتا ہے طلبہ کی آسانی کے لیے اسے قرانی سورتوں کی ترتیب پر بیان کیا گیا ہے انداز بیاں بڑا دلچسپ اور آسان ہے جیسے الّا ابلیس سات موقع پر آیا ہے اور اس کے بعد وہ ساتوں مقامات

---

[8] العاصم، قاری محمد ادریس، تدریب المعلمین، قرآت اکیڈمی، لاہور، ص 5

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

سورتوں کے نام اور آیات نمبر کے ساتھ درج کی گئی ہیں ایسے ہی ایک تشابہ کا عنوان ہے الارض السماسے پہلے پانچ مقامات پر آیا ہے بعد ازاں وہ پانچوں مقامات آیات نمبر کے ساتھ درج کیے گئے ہیں تشابہ درج کرتے ہوئے اس کی جو ہیڈنگ بیان کی گئی ہے حفاظ کرام اگر اس کو ذہن نشین کریں تو تشابہات کرنے میں انہیں بہت آسانی ہو گی کتاب کا دوسرا حصہ قرآن سے متعلق مختلف معلومات پر مشتمل ہے جس میں قران کی تعریف قرآن کو قرآن کہنے کی وجہ قرآن کے دیگر اسماء قرآن کے پارے سورتیں رکوع منزلیں کل آیات کلمات حروف مکی سورتیں مدنی سورتیں حروف قرآن کی تعداد قرآن کے اعراب پاروں کے نام سورتوں کے نام حفاظ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین اور تبع تابعین مقامات سجدہ وغیرہ اور دیگر بہت سی قابل قدر معلومات اس حصہ میں اکٹھی کی گئی ہیں اس وجہ سے استاد القراء والمجودین حضرت قاری محمد صدیق لکھنوی نے اس کتاب پر اپنی گراں قدر تقریظ تحریر فرمائی ہے اور اپنی پسندیدگی سے کتاب کو نوازا ہے۔ آپ فرماتے ہیں "محبی قاری محمد ادریس العاصم فاضل المدینہ یونیورسٹی کی کتاب "تشابہات القرآن" میں نے اکثر و بیشتر مقامات سے دیکھی اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ موجودہ جس قدر کتب تشابہات القرآن سے متعلق مختلف اساتذہ کرام نے تحریر کی ہیں ان کی افادیت اپنی جگہ مسلمہ ہے مگر موصوف نے تشابہات القرآن جس انداز سے مرتب کی ہے وہ نہایت آسان اور جامع ہے حفاظ کو ذہن نشین اور یاد کروانے کے لیے نہایت ہی آسان طریقہ اختیار کیا گیا ہے یہ کتاب ایک عمدہ دستاویز ہے حفاظ کرام کے لیے ایک بہترین تحفہ ہے اور عوام الناس کے لئے ایک عمدہ معلوماتی مآخذ کی حیثیت رکھتی ہے"[9] اسے قراءت اکیڈمی نے شائع کیا ہے۔

شجرۃالاساتذہ فی اسانید القراءات العشر المتواترہ

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صحیح مسلم کے مقدمہ میں امام عبداللہ بن مبارک کا قول نقل کیا ہے الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ماشاء[10] اس قول مبارکہ سے اسناد کی اہمیت واضح ہوتی ہے فن اسماء الرجال علم حدیث کا ایک بہت ہی بڑا ذی مرتبہ فن ہے علم قرآت کے متقدمین علماء جب اپنی کتب میں قرآت کا بیان کرتے ہیں تو وہ اسناد ضرور بیان کرتے ہیں متقدمین میں امام دانی علیہ الرحمہ امام ثقافی علیہ الرحمہ علامہ جزری علیہ الرحمہ کے نام بطور خاص لیے جاسکتے ہیں روایات جن سے قرآت سبعہ اور قراءات ثلاثہ کی اسناد کا بیان ان میں آنے والے اساتذہ کرام کے اسماء گرامی انہوں نے کن کن شیوخ سے اخذ و استفادہ کیا علوم اسناد کے لیے کون سے سلسلہ اسناد مشہور و متداول ہیں ان تمام امور کو اس کتاب میں دراصل موضوع بحث بنایا گیا ہے فضیلۃ الشیخ قاری اظہار احمد التھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے، مگر ان کی وفات نے اس کتاب کو مکمل نہ ہونے دیا بعد ازاں اس کی تکمیل اور مزید اضافہ آپ نے کیا اور اس علمی امانت کو پورا کرنے کے علاوہ موجودہ دور کے بعد اعتراضات علمیہ کے جوابات کے لیے اپنے شیخ محترم استاد القراء قاری محمد صدیق لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک علمی مضمون لکھوایا جو شامل کتاب ہے اس وقت یہ کتاب ایک قیمتی علمی دستاویز کی شکل اختیار کر چکی ہے جس میں روایت حفص قراءات سبعہ، قرات ثلاثہ کی نہ صرف صحیح ترین اسناد درج کی گئی ہیں بلکہ دیگر بہت سی نادر و نایاب اسناد کی نقول بھی اس کتاب میں درج کی گئی ہیں نیز ایک نہایت علمی مضمون فضیلۃ الشیخ قاری اظہار احمد التھانوی کے قلم سے بھی اس میں شامل کیا گیا ہے جس میں برصغیر پاک وہند میں علم تجوید و قرآت کے ابتدائی دور پر بڑی مفصل روشنی ڈالی گئی ہے غرض یہ کتاب ایک محققانہ علمی کاوش ہے اسے قرآت اکیڈمی نے شائع کیا ہے۔

سبعۃ احرف المعروف حجیت قراءات

سبعہ احرف کیا ہے؟ اس کے صحیح عالمانہ مفہوم و مطالب کیا ہیں؟ قرات متواترہ کیا ہے صحیح کہ کون سی ہیں؟ شاذ قرات کون سی ہیں؟ صحیح قرات کو کن اصول و ضوابط پر پرکھا جاتا ہے؟ شاذ قرات کو کن اصول ضوابط پر پرکھا جاتا ہے؟ کیا قراءات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر سے ثابت ہیں؟ کیا ان کا پڑھنا پڑھانا دور نبوت دور صحابہ اور دور تابعین وہ سلف صالحین میں سے رہا ہے؟ مستشرقین اور منکرین قراءات کو ان سب اعتراضات کے جوابات دینے کے لیے آپ کا قلم حرکت میں آیا اور اس کتاب میں وہ دلائل و براہین جمع کر دیے ہیں جو سلیم الفطرت انسان کے لیے رشد و ہدایت اور منکرین قراءات کے لیے دندان شکن ہیں کتاب اس وقت کمپوزنگ کے مراحل میں ہے امید ہے جلد زیور طبع سے آراستہ ہو کر ہدیہ قارئین ہو گی۔

محاسن قرآن

محاسن قران کیوں لکھی گئی اس کا کیا سبب تھا اس کے متعلق آپ خود تحریر کرتے ہیں۔ "عرصہ دراز سے راقم السطور کی خواہش و تمنا تھی کہ قران حکیم فرقان حمید پر ایک ایسی جامع اور مفصل کتاب مرتب کی جائے جس سے اس کی تلاوت کا شوق بڑھتا چلا جائے جو اپنی معلومات کے لحاظ سے ہماری اس کوتاہی کا مداوا کرنے میں معاون ہو جو ہم

---

[9] العاصم، قاری محمد ادریس، تشابہات القرآن مطول، قرآت اکیڈمی، لاہور، ص 3

[10] القشیری، مسلم بن حجاج، ابو الحسین، صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 1/ 33

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

آج کل کے مسلمان قران حکیم کی تلاوت اور اس کے احکامات پر عمل کرنے سے روگردانی کررہے ہیں اور ان جرائم کے تدارک کے لیے حرف آغاز ثابت ہو مگر تدریسی مصروفیات اور دیگر مشاغل روز و شب نے اس طرف مائل نہ ہونے دیا لیکن یہ تمنا اور ارزو دل میں قائم رہی بلکہ یوں کہا جائے کہ اس میں اضافہ در اضافہ ہوتا چلا گیا[11] بہر حال آپ نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور قرآن کے اسماء تاریخ نزول قرآن اعجاز قرآن قرآن کی صداقت کا غیر مسلمین کی طرف سے اعتراف قرآن کی پیشن گوئیاں حفاظت قرآن مجید کی امت محمدیہ کے پاس موجودہ شکل جمع و تدوین قرآن حفظ قرآن تاثیر قرآن کی معلومات مکی و مدنی اصطلاحات مکی و مدنی آیات کی خصوصیات، قرآن کے مقامات نزول، آداب تلاوت، مضامین قرآن، تعلیمات قران فضائل قران مختلف سورتوں کے فضائل اور عظمت قرآن معلومات قرآن ان تمام عنوانات بالا ہی کو پڑھ کر آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس کتاب میں علوم کا کس قدر خزانہ جمع کر دیا گیا ہے یہ کتاب امۃ المسلمین کے لیے ایک خاص تحفہ ہے جس کے 290 صفحات ہیں۔

متنوع تصنیفی خدمات:

آپ نے کتب تجوید و قراءات کی تصانیف کے علاوہ بھی عبادات سے متعلقہ اھم موضوعات پر بھی قلم اٹھایا جیسے کہ دعا ایک بہترین عبادت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الدعاء مخ العبادہ[12] دعا عبادت کا جوہر ہے اور دوسری روایت میں آتا ہے الدعاء ھوالعبادہ[13] دعا ہی اصل عبادت ہے لیکن عامۃ المسلمین اس مسئلہ میں بہت تساہل کا شکار ہے انہیں اس اھم عبادت سے متعلقہ صحیح مسائل کا علم نہیں اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے آپ ارشاد فرماتے ہیں۔ دعا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے مگر افسوس کہ ہمارے یہاں یہ حق بعض لوگ غیر اللہ کو تفویض کر دیتے ہیں اور بعض حضرات رب العالمین کا حق تسلیم کرتے ہوئے بھی سستی اور کاہلی کا شکار ہیں یہ افراط و تفریط جائز نہیں دعا مومن کا ایک ایسا زبر دست ہتھیار ہے جو اپنے اہداف و مقاصد حاصل کئے بغیر نہیں رہتا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس ہتھیار کا استعمال صحیح طریق پر ہو۔ آپ نے اس اہم موضوع پا ایک کتاب "اللھم" کے نام پر لکھی۔ اسی طرح قربانی بھی ایک اھم عبادت ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: فصل لربک وانحر[14] اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے۔ اور فرمایا: ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین[15] بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا مرنا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اس اھم ترین عبادت اور اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ اس متعلقہ مسائل کا صحیح علم ہو۔ آپ فرماتے ہیں " قولی فعلی اور مالی عبادات میں ایک اھم عبادت قربانی بھی ہے چناچہ یہ رسالہ قربانی کی تاریخ، اہمیت و فضیلت ایام اور احکام و مسائل کے بارے میں مرتب کیا ہے۔ اس اہم موضوع کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ایک کتاب "قربانی" لکھی۔

تدریسی خدمات:

آپ نے تدریس کا سلسلہ طالب علمی کے دور میں ہی شروع کر دیا تھا چنانچہ جب آپ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں درس نظامی کی تعلیم حاصل کر رہے تھے ان دنوں نماز فجر اور نماز عصر کے بعد طلباء کو تجوید کی تعلیم دیا کرتے تھے تجوید کا امتحان دلا کر اپنے استاد قاری اظہار احمد تھانوی سے ان طلباء کے نام اسناد بھی جاری کراتے تھے آپ نے 1975 میں جامعہ اسلامیہ گوجرانولہ سے درس نظامی کی تکمیل کی سند فراغت حاصل کرنے کے بعد المدرسۃ العالیہ تجوید القران شیر انوالہ گیٹ لاہور میں شعبہ تجوید و قراءات میں تدریس کا آغاز کیا۔ 1979ء میں آپ کا داخلہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سعودی عرب میں ہو گیا[16] آپ نے علوم تجوید و قراءات میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے المدرسۃ العالیہ تجوید القران لسوڑے والی مسجد شیر انوالہ گیٹ لاہور میں تدریس کا سلسلہ موقوف کرنے کو ترجیح دی جب انتظامیہ سے سے رخصت طلب کی تو انتظامیہ نے واضح طور انکار کر دیا لیکن آپ کا مدینہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اعلی تعلیم حاصل کرنے کا ذوق اور شوق اور تڑپ دیکھ کر انتظامیہ نے خوش دلی سے آپ کو اجازت دے دی اس وعدہ پر کہ آپ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد جب وطن تشریف لائیں گے تو یہ مدرسہ آپ کا اپنا مدرسہ ہے آپ نے یہاں سے ہی دوبارہ اپنی تدریس کا آغاز کرنا ہے آپ نے اس وعدے کو قبول کر لیا اس کے بعد آپ اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

---

[11] العاصم، قاری محمد ادریس، محاسن قرآن، قرآت اکیڈمی، لاہور، ص2

[12] ترمذی، ابوعیسیٰ، محمد بن عیسیٰ، امام، جامع ترمذی، مترجم اردو، ضیاء احسان پبلشرز، لاہور، ابواب الدعوات، باب ماجائی فضل الدعاء، 1/562

[13] ایضا

[14] الکوثر 2:108

[15] الانعام 162:6

[16] العاصم سہ ماہی، لاہور، مئی تا جولائی 2015ء، ص30

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

اعلیٰ تعلیم:

المدرسۃ العالیہ تجوید القران سے رخصت ملنے کے بعد آپ اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے آپ نے پہلے سال شعبہ اللغۃ العربیہ میں داخلہ لیا اور ایک سال میں مکمل عربی زبان پر عبور حاصل کر لیا۔ بعد ازاں کلیۃ القران الکریم میں داخلہ ہو گیا مدینہ یونیورسٹی میں شیخ القراء والمجودین قاری المقری عبد الفتاح المرصفی الازھری المصری سے روایت حفص میں دوبارہ سند اجازہ حاصل کی۔ 1402ھ میں الشاطبیہ اور الدرہ پڑھ کر عشری صغری مکمل کی پھر 1405ھ میں الشیخ المرصفی سے قراءات عشرہ کبریٰ بطریق الشاطبیہ کی تکمیل کی [17]

مدینہ منورہ میں ہم عصر مشائخ:

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں آپ کے ہم عصر مشائخ کے جو نام ملتے ہیں وہ یہ ہیں: مولانا عبد الرشید اظہر رحمہ اللہ، مولانا یاسین ظفر حفظہ اللہ حالیہ پرنسپل جامعہ سلفیہ فیصل آباد، مولانا سعید کلیروی حفظہ اللہ گوجرانولہ، مولانا ثناء اللہ زاہدی، مولانا یونس بٹ رحمہ اللہ، مولانا مفتی عبد الستار الحماد حفظہ اللہ، قاری المقری ڈکتور احمد میاں التھانوی حفظہ اللہ۔

جامعہ اسلامیہ سے سند فراغت:

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ میں تدریب الدعاۃ والمعلمین کا ایک سالہ کورس مکمل کیا۔

جامعۃ الازہر مصر میں خوشہ چینی:

سعودی عرب سے واپسی کے بعد آپ کچھ عرصہ جامعۃ الازہر مصر یونیورسٹی میں بھی علمی پیاس بجھانے میں مصروف رہے [18]

علم میں عاجزی اور انکساری:

عموماً ہمارے معاشرے میں جس شخص کے پاس کچھ علم آجائے لوگوں میں اس کا شہرہ عام ہو جائے تو اس کے پاؤں زمین پر نہیں لگتے اپنے ساتھ بڑا پروٹوکول رکھتا ہے لیکن اتنی بڑی علمی شخصیت ہونے کے باوجود آپ کی عاجزی اور انکساری کے سب معترف ہیں۔ جس وقت بھی کسی نے قرآن کی خدمت کے سلسلے میں وقت مانگا اسی وقت عنایت کر دیا۔ آپ فرماتے ہیں: "یہ میری تعلیمی سفر کی مختصر روئیداد ہے مگر یہ سفر ختم نہیں ہوا بلکہ جاری وساری ہے اور جاری رہے گا میں علوم قرآن کا ایک ادنیٰ طالب علم ہوں ابھی بھی حالت سفر میں ہوں اللہ تعالیٰ اس تعلیمی سفر اور اخذ واستفادہ سے ہر دم ہر لحہ تمام زندگی منسلک رکھے آمین" [19]

تدریس کے لیے نائجیریا جانے کی پیشکش:

آپ نے ایک سالہ تدریب الدعاۃ مکمل جب مکمل کیا تو رابطہ عالم اسلامی والوں نے اپ کو نائجیریا بھیجنے کا فیصلہ کیا کاغذات وغیرہ مکمل تیار ہو چکے تھے لیکن آپ نے اس پیشکش کو مسترد کر دیا انہوں نے آپ سے وجہ دریافت کی تو اپ نے کہا کہ میں اپنے ملک جانا چاہتا ہوں انہوں نے دریافت کیا کہ پاکستان کیوں جانا چاہتے ہیں تو اپ نے کہا میں اپنے ملک میں تجوید وقرات کا کام کرنا چاہتا ہوں وہ کہنے لگے کہ پاکستان میں اپ کے سوا کوئی قاری نہیں میں نے کہا موجود ہیں کہنے لگے کہ تم سے پاکستان کے بارے میں پوچھ نہیں ہو گی جہاں ہم اپ کو بھیج رہے ہیں اس کے بارے میں ضرور پوچھ ہو گی وہاں تو کوئی قاری موجود نہیں لیکن آپ نے کہا کہ میں وہاں نہیں جا سکتا [20]

مسجد الحرام میں تدریس کی پیشکش:

جب آپ نے نائجیریا جانے سے انکار کر دیا اسی دوران آپ کے ایک قریبی دوست قاری اکبر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بعض وجوہات کی بنا پر حرم مکی سے تدریس چھوڑ کر چلے گئے وہاں کے ایک ذمہ دار شیخ حافظ فتح محمد صاحب نے کہا کہ آپ کو ان کی جگہ پر بیت اللہ شریف میں تجوید وقراءات پڑھانے کی ذمہ داری سونپ دیتے ہیں اپ کے تمام مطلوبہ کاغذات مکمل کر کے شیخ فتح محمد آپ کو لے کر مدیر ادارہ الشئون حرم مکی کے پاس لے گئے مدیر ادارہ نے آپ کی اسناد دیکھیں تو بہت خوش ہوئے اور کہا کہ

---

[17] ایضا

[18] العاصم سہ ماہی، لاہور، مئی تا جولائی 2015ء، ص30

[19] ایضا

[20] ایضا

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

ٹھیک ہے ہم آپ کو استاد رکھ لیتے ہیں لیکن آپ کا دل اندر سے مطمئن نہیں تھا کیونکہ آپ کا خیال تھا کہ بیت اللہ رہنے کی جگہ نہیں بلکہ زیارت کی جگہ ہے اور اگر وہاں پر عمل کا اجر بہت زیادہ ہے تو کوتاہی کا گناہ بھی اتنا ہی زیادہ ہے مدیر ادارہ نے آپ کے تمام کاغذات اپنے آفس میں جمع کر لئے اور مزید کاغذی کاروائی کے ایک مقررہ تاریخ دے دی آپ مقررہ تاریخ کو وہاں پہنچے تو مدیر ادارہ موجود نہ تھے البتہ نائب مدیر صاحب ڈیوٹی پر معمور تھے انہوں نے جب آپ کے کاغذات واسناد کو چیک کیا تو کہنے لگے آپ بیت اللہ شریف میں نہیں پڑھا سکتے جب وجہ دریافت کی تو پتہ چلا کہ سعودی حکومت کا یہ قانون پاس ہوا ہے کہ جو شیخ سعودی عرب کی یونیورسٹیوں سے سند فراغت حاصل کر چکا ہو وہ دو یا تین سال سعودی عرب سے باہر تدریس کر کے پھر یہاں تدریس کر سکتا ہے اور آپ کو سعودی یونیورسٹی سے سند فراغت حاصل کئے ہوئے ابھی ایک سال کا عرصہ ہوا تھا اس وجہ سے آپ حرم مکی بیت اللہ شریف میں تدریس نہیں کر سکے[21]

مدینہ منورہ کے علاقہ "نماس" میں امامت وتدریس:

جب آپ جامعہ اسلامیہ مدینہ سے فارغ ہوئے تو کچھ عرصہ کے لیے آپ مدینہ کے قریب ایک علاقہ "نماس" یہ بہت ٹھنڈا علاقہ ہے کی ایک مسجد میں امامت وتدریس کرتے رہے۔

سعودی حکومت کی جانب سے پاکستان میں تقرری:

جامعہ اسلامیہ مدینہ سے فراغت کے بعد سعودی عرب اور دیگر ممالک میں آپ کو تدریس کرنے کے بہت مواقع میسر آئے لیکن آپ کے دل میں اپنے وطن کی محبت جاگزیں تھی کہ اپنے وطن عزیز پاکستان میں جا کر تجوید و قراءات کا کام اور خدمت کرنی ہے آپ نے بہت سے عربی مشائخ کے تزکیہ جات حاصل کر رکھے تھے ان میں ایک تزکیہ شیخ عامر کا تھا جو شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے قریبی دوستوں میں سے تھے وہ انتہائی سادہ آدمی تھے دیکھنے سے کوئی شخص یہ اندازہ نہیں کر سکتا تھا کہ یہ ایک اہم علمی شخصیت ہیں۔ آپ نے سعودی حکومت کی جانب سے پاکستان میں بطور مدرس تقرر ہونے کے لیے اپنی فائل تیار کی فائل کے کاغذات میں شیخ عامر کا تزکیہ لگا دیا اور یہ فائل شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے پرسنل سیکرٹری شیخ ابراہیم کے سامنے رکھ دی تا کہ ان کی طرف سے مبعوث ہو جاؤں شیخ ابراہیم نے آپ کی اسناد اور دیگر کاغذات کی جب مکمل جانچ پڑتال کر تو تو ان کی نظر شیخ عامر کے تزکیہ پر پڑی اور انتہائی خوش ہو کر گویا ہوئے "زکالک شیخ عامر زکالک شیخ عامر زکالک شیخ عامر" انہوں نے یہ الفاظ تین دفعہ دہرائے اور باقی کاغذات دیکھے بغیر ہی لکھ دیا کہ آپ پاکستان میں تدریس کے لیے مبعوث ہو گئے ہیں[22]

المدرستہ العالیہ لاہور میں دوبارہ باضابطہ تدریس کا آغاز:

جس ادارے کی طرف سے آپ کو پاکستان مبعوث کیا گیا تھا یہ ابن باز رحمہ اللہ کا تھا اور ان کی طرف سے ہدایت تھی کہ آپ پاکستان میں جا کر کسی ادارے کا انتخاب کریں اور ہمیں اطلاع دیں کہ میں نے نے فلاں ادارے میں تدریسی خدمات کا آغاز کر دیا ہے۔ آپ نے چونکہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں جانے کے لیے جب مدرستہ العالیہ کی انتظامیہ سے اجازت طلب کی تھی تو انہوں نے آپ سے وعدہ لیا تھا کہ آپ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد دوبارہ اسی مدرسہ میں اپنی خدمات سرانجام دینگے آپ نے وعدے کی اہمیت کو جانتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا حکم مانتے ہوئے اپنے وعدے کی تکمیل کی۔ ارشاد باری تعالی ہے: واوفوا باالعهد ان العهد كان مسئولا[23] اور اپنے وعدوں کو پورا کرو بے شک وعدوں کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ لہذا آپ نے مدرستہ العالیہ تجوید القرآن میں دوبارہ تدریس کا آغاز کر دیا اور بقیہ ساری زندگی اسی مدرسہ میں تجوید و قراءات کی خدمت میں وقف کر دی۔

تدریس میں انہماک:

جب آپ تجوید قراءات کے اسباق پڑھاتے تو آپ کی کامل توجہ اسی پر ہوتی پھر اس قدر دل لگی اور شوق سے پڑھایا کہ چھ ماہ تک یہ خیال بھی نہیں آیا کہ میری سعودیہ سے تنخواہ بھی آنی ہے اس کا تو پتہ کر لوں کیسے آتی ہے پھر کسی نے آپ کو بتایا کہ آپ کی تنخواہ سعودی مکتب میں آنی ہے جب وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ آپ کی گزشتہ چھے ماہ کی

[21] ماہنامہ رشد، انٹرویو قاری محمد ادریس العاصم، لاہور، ص786
[22] ماہنامہ رشد، انٹرویو قاری محمد ادریس العاصم، لاہور، ص787
[23] الاسراء34:17

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

تنخواہیں سعودیہ سے مکتب میں موصول ہو چکی ہیں آپ نے وصول ہی نہیں کیں[24] آپ نے تدریس تجوید و قراءات کو دن رات ایک کرتے ہوئے اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا آپ کی محنت شاقہ کا ثمر ہے کہ ملک کے طول و عرض میں تجوید و قراءات کے شعبہ جات کو قائم کیا گیا اور ہزاروں کی تعداد میں بلا تفریق مسالک آپ سے شائقین تجوید و قراءات نے اپنی عملی پیاس کو بجھایا اور چشمہ ء تجوید و قراءات سے اپنے آپ کو سیراب کیا۔ آپ کے نزدیک قراءات سبعہ و عشرہ سیکھنے کے لئے صرف ماہرین فن سے استفادہ ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں "چونکہ علم القرات علوم منقولہ میں سے ہے اس فن میں کمال اس وقت ہی پیدا ہو سکتا ہے جب کافی عرصہ ماہر اساتذہ اور مشائخ سے استفادہ میں گزارا جائے نیز اس فن کو شروع کرنے سے پہلے علم تجوید صرف نحو اور ادب میں مہارت ہونی بھی ضروری ہے خالی تراجم اور شروحات دیکھ کر اس فن کو پڑھنے پڑھانے کی کوشش کرنا بدترین بددیانتی ہے۔ صحیح البخاری میں حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قران پڑھوں یعنی تمہیں قران سکھاؤں حضرت ابی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کیا اللہ تعالی نے میرا نام لے کر فرمایا ہے فرمایا ہاں تمہارا نام لیا ہے حضرت ابی رضی اللہ تعالی عنہ یہ سن کر خوشی سے آبدیدہ ہو گئے[25] اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابی رضی اللہ تعالی عنہ کی تعلیم کا حکم فرمایا چنانچہ حضرت ابی رضی اللہ تعالی عنہ نے تجوید اور قرات متواترہ اسی طریقے سے حفظ وضبط کے ساتھ پڑھیں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پڑھیں تھی استفادہ میں پوری کوشش سے کام لیا حتی کہ اعلی درجے کے حافظ اور تمام قرات کے قاری ہو گئے اس غایت عظمی کو پالینے ہی کا نتیجہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَقْرؤکم أبیّ تم میں سب سے بڑے قاری ابی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں پھر حضرت ابی رضی اللہ تعالی سے بے شمار صحابہ و تابعین نے پڑھا اسی طرح اسلاف سے اخلاف باقاعدہ پڑھتے چلے ائے کہ یہ علوم قرآت امت میں تواتر کے ساتھ خوب پھیلے دس ائمہ قراءات میں سے نو آئمہ قرات کا سلسلہ سند حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالی عنہ تک پہنچتا ہے مشائخ سے استفادہ کا یہ سلسلہ جو حضرت ابی سے چلا تھا وہ باقاعدہ چلتا رہا اور آج تک بھی الحمدللہ قائم ہے مگر اب کچھ لوگوں نے تراجم وغیرہ کی مدد سے تجوید و قرات کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ قائم کیا ہے جو نہایت مضموم و قبیح ہے کسی نے سچ کہا ہے:

من یاخذ العلم عنه شیخ مشافهة
یکن عن الزیغ والتصحیف فی حرم
ومن یکن آخذ للعلم من صحف
فعلمه عند اهل العلم كالعدم[26]

جو مشائخ کی خدمت میں رہ کر ان کی زبانی استفادہ کرتا ہے وہ گمراہی اور تحریف سے محفوظ رہتا ہے اور جو شخص محض کتابوں سے علم حاصل کرتا ہے اہل علم کے نزدیک اس کا وہ تمام علم لاشئ ہے اور بے حقیقت ہے۔

علم دو طرح کا ہوتا ہے ایک استاد سے حاصل شدہ علم اور ایک کتاب سے حاصل شدہ علم استاد سے حاصل شدہ علم پختہ ہوتا ہے کیونکہ وہ تعلیم کے ساتھ ساتھ بیان کر کے اور سمجھا کر اچھی طرح وضاحت سے بتاتا ہے اس میں غلطی کا امکان نہیں ہوتا کیونکہ یہ ایک مضبوط ذریعہ علم ہے اور کتابی علم میں غلطی کا زیادہ امکان ہے اور اس کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ یہ اس کی فہم کے اوپر منحصر ہے کہ وہ اس کو کس انداز میں اور کس حد تک سمجھا ہے صحیح سمجھا ہے یا غلط یعنی کتاب سے استفادہ بھی اسی صورت میں مفید ہے جب کسی استاد سے بالمشافہ حصول علم کیا ہو۔

کتابوں سے محبت کے بارے اسحاق بھٹی کا بیان:

" قاری محمد ادریس العاصم لاہور کے علاقہ حبیب گنج میں رہائش پذیر ہیں مجھے ان کے دولت کدہ پر حاضری اور ان کے ساتھ ناشتے کرنے اور ان کے کتب خانے ذاتی لائبریری کی زیارت کرنے کا موقع ملا جو کم و بیش دس ہزار کتب پر مشتمل ہے اردو کتابوں کا بھی اچھا خاصا ذخیرہ موجود ہے لیکن عربی کتب زیادہ ہیں جن میں تفسیر حدیث

---

[24] ماہنامہ رشد، انٹرویو قاری محمد ادریس العاصم، لاہور، ص 787

[25] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دار لسلام، لاہور، 2010ء، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب ابی بن کعب، حدیث نمبر 3809

[26] السخاوی، محمد بن عبد الرحمان، شمس الدین، الضوء الامع لاهل القرآن التاسع، دار الجیل بیروت، ج9، ص 75

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

شروح تاریخ اور فقہ کے علاوہ تجوید و قراءات کی کتابوں کا کثیر تعداد میں علمی خزانہ موجود ہے جن میں بہت سی نادر و نایاب کتابیں دیکھنے کو ملیں میں اس موضوع پر کتابیں دیکھ کر حیران رہ گیا تعجب ہوا کہ فن تجوید و قراءات و علماء سلف اور خلف نے کتنا لائق اعتنا ٹھہرایا ہے"[27]

ذاتی دلچسپی سے مسجد کی تعمیر اور درس و تدریس:

مساجد و مدارس کی تعمیر و آباد کاری ایمان والو کا شیوہ ہے مساجد کے زریعے ہی ہم اپنی نسل نو کے ایمان و دین کی آبیاری کرسکتے ہیں ان کا تعلق دین سے قائم رکھ سکتے ہیں اور صحیح اسلامی دینی تعلیم و تربیت کر سکتے ہیں۔ اپنی کتاب برصغیر کے اھل حدیث خدام کرام میں محمد اسحاق بھٹی صاحب لکھتے ہیں" قاری ادریس العاصم صاحب ماشاء اللہ ایک باہمت اہل علم ہیں انہوں نے اپنے محلے میں ابلاغ التوحید کے نام سے ایک مسجد تعمیر کروائی ہے اور تعلیم القرآن والسنہ کے نام سے ایک مدرسہ بھی قائم کیا ہے جس میں بچوں کی صحیح اسلامی تربیت کا انتظام کیا گیا ہے ناظرہ و حفظ قرآن کے ساتھ ساتھ شعبہ تجوید و قراءات بھی جاری و ساری ہے اس مدرسہ میں حضرت شیخ قاری صاحب خود بھی تدریس فرماتے ہیں اس کے علاوہ دو ماہر استاد مستقل طور پر اس خدمت پر مامور ہیں مدرسہ تعلیم القرآن والسنہ کی الگ سے ایک لائبریری قائم ہے اور اس میں سینکڑوں کتب قرآن و حدیث فقہ اور عوام الناس کے ذوق کے مطابق موجود ہیں جہاں اھل علاقہ آتے ہیں اور مطالعہ کرتے ہیں[28]

جامعہ تعلیم القرآن للبنات میں تدریس:

آپ لاہور کے علاقہ وسن پورہ میں طالبات کے ایک بہترین ادراہ میں چار سال تک تجوید و قراءات کی تدریس فرماتے رہے ہیں۔

آن لائن درس و تدریس:

اساتذہ ماہرین تجوید و قراءات میں آپ کا نام ایک مشفق و مربی استاد کی حیثیت سے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا رات گئے بھی اگر کسی کو رہنمائی کی ضرورت پیش آئی تو بلا جھجک آپ کو فون کر کے رہنمائی لی جاسکتی تھی باوجود طبیعت کی ناسازی خرابی صحت کے تجوید و قراءات کے بعض علمی مسائل پر رہنمائی کا سلسلہ گھنٹوں فون پر جاری رہتا جب تک سائل کی تسلی اور تشفی نہ ہوتی کال منقطع نہیں کرتے تھے۔ عالمی شہرت یافتہ قاری سید صداقت علی فرماتے ہیں میں دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوتا تھا اگر مجھے کوئی تجوید و قراءات کے کسی بھی معاملے میں رہنمائی کی ضرورت پڑتی تو میں شیخ قاری محمد ادریس العاصم رحمۃ اللہ علیہ کو رہنمائی کے لیے فون کرتا تھا تو آپ فوراً راہنمائی فرماتے تھے۔ اسی طرح کئی عرب ممالک سے مشائخ نے بھی آپ سے آن لائن تجوید و قراءات کی تعلیم حاصل کی اور سند اجازہ حاصل کی جن میں وکیل القراءات جامعہ اسلامیہ مدینہ شیخ امین شنقیطی اور مسجد النبوی الشریف کے مشائخ قراء کرام بھی شامل ہیں۔

فرقہ واریت کے خاتمہ کے لیے تجاویز:

فرقہ واریت کے عفریت پر قابو پانے کے لیے اپ کے خیال میں اگر ہم دو اقدام صدق دل سے کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ فرقہ واریت قابو میں نہ آسکے: 1۔ ایک ہم اپنے تمام فروعی اور اختلافی مسائل کو حل کرنے کے لیے اللہ تعالی کے قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو حکم بنالیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے تمام فرقہ وارانہ مسائل حل نہ ہو سکیں، 2۔ ایک دوسرے کی شخصیت کا احترام کریں اگر ہم اپنے اختلافات اور فروعی مسائل کو اس حد تک رکھیں کہ دوسرے کی شخصی کیفیات کو نشانہ نہ بنایا جائے تو بھی گزارا ہو سکتا ہے۔[29]

روایتِ حفص کی سند:

آپ کی روایتِ حفص کی سند یہ ہے: (۱) شفیق استاد محترم الشیخ المقری اظہار احمد التھانوی (۲) حضرت الشیخ المقری عبد المالک رحمہ اللہ (۳) استاد القراء قاری عبد اللہ مکی (۴) الشیخ ابراہیم سعد بن علی المصری (۵) الشیخ حسن بدیر (۶) الشیخ محمد المتولی (۷) الشیخ احمد الدری التہامی (۸) الشیخ احمد سلموتہ (۹) الشیخ ابراہیم العبیدی (۱۰) الشیخ عبد الرحمن الاہوری (۱۱) الشیخ احمد البقری (۱۲) الشیخ محمد البقری (۱۳) الشیخ عبد الرحمن الیمنی (۱۴) الشیخ شحاذہ الیمنی (۱۵) الشیخ ناصر الدین الطبلاوی (۱۶) شیخ زکریا الانصاری (۱۷) الشیخ رضوان العقبی (۱۸) محمد بن محمد بن محمد الجزری (۱۹) الشیخ عبد الرحمن بن احمد البغدادی (۲۰) الشیخ محمد بن احمد المعروف بالصاخ (۲۲) الشیخ علی بن

---

[27] بھٹی، محمد اسحاق، برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن، المنار پبلی کیشنز، اردو مارکیٹ، مٹیا محل، دہلی، 1/ 494

[28] ایضا

[29] سعید احمد، قاری، تذکرہ قراء و حفاظ پاک وہند، 1/ 449

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2 2024

شجاع المعروف بالکمال الضریر داماد شاطبی (۲۲) امام شاطبی (۲۳) الشیخ ابی الحسن علی بن ہزیل (۲۴) ابی داؤد سلیمان بن نجاح (۲۵) امام ابو عمرو عثمان الدانی (۲۶) شیخ ابی الحسن طاہر بن غلبون (۲۷) الشیخ ابی العباس احمد بن سہل الاشنانی (۲۸) شیخ ابو محمد عبید بن الصباح (۲۹) صاحب الروایہ حضرت امام حفص رحمۃ اللہ علیہ سے اور امام حفص کوفی رحمۃ اللہ علیہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک کی اسناد الگ سے ذکر کرتے ہیں۔[30]

سیدنا امام حفص عن عاصم کی سند:

ابو عمرو حفص بن سلیمان کوفی نے امام ابو بکر عاصم بن ابی النجود سے قراءۃ حاصل کی۔ امام عاصم کوفی تابعی نے ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن حبیب بن ربیعہ سلمی (نابینا) اور ابو مریم زر بن حبیش بن حباشہ اسدی اور ابو عمرو سعد بن الیاس شیبانی کوفی سے قراءۃ حاصل کی۔ مذکورہ تینوں حضرات کبار تابعین میں سے ہیں ان تینوں حضرات نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت اور حضرت حارث بن حسان سے قراءۃ حاصل کی ان تمام حضرات نے براہ راست حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قراءۃ کو حاصل کیا۔[31]

تجوید و قراءات میں فیض یافتگان:

آپ کے کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں میں ہے جو اس وقت پاکستان اور بیرون ممالک میں تجوید و قرآت کے میدان میں اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں، چند مشہور شاگردوں کے نام قاری ڈاکٹر حمزہ مدنی، قاری ڈاکٹر حافظ انس نضر مدنی، قاری نجم الصبیح تھانوی، قاری محمد یعقوب شیخ، قاری عبد المتین اصغر، قاری انعام اللہ عثمانی، قاری سلمان احمد میر محمدی، قاری فیاض، قاری عبد الوحید شاہد روپڑی، قاری عظیم اختر، قاری صفدر لو کو ورکشاپ، قاری عبد الودود العاصم، قاری عبد الباسط المنشاوی، قاری ابو بکر المنشاوی، قاری عثمان یوسف الشحات، قاری سعید، احمد گوجرانولہ، قاری عبد الواحد، قاری شفیق الرحمن، قاری سعید اللہ سعید البخاری، قاری اویس ادریس العاصم فاضل مدینہ یونیورسٹی، قاری عنایت اللہ ربانی کشمیری، قاری لطف اللہ، قاری ثمامہ سلفی، قاری محمد یوسف صدیقی، قاری عبد اللہ یوسف صدیقی، قاری شہر یار صدیقی، قاری سراج احمد مالکی، قاری اسامہ شوکت اور قاری محمد داؤد المنشاوی ہیں۔

بیرون ممالک میں فیض یافتگان میں ڈاکٹر حامد اکرم البخاری سعودی عرب، ڈاکٹر امین احمد شنقیطی وکیل القراءات جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب، ڈاکٹر قاری شفیق بن غلام یاسین مدرس مسجد النبوی الشریف سعودی عرب، ڈاکٹر عبد الرب فیض اللہ سابق مدرس بیت اللہ مسجد الحرام سعودی عرب، ڈاکٹر قاری احسان اللہ احسان کوریا، ڈاکٹر نافع سلی ساؤتھ افریقہ، ڈاکٹر عمار ام القری یونیورسٹی سعودی عرب، قاری ابو بکر العاصم امریکہ، عبد الخالق صدیقی امریکہ، قاری ریاض احمد مالدیف، جامعہ ازہر مصر عبد الفتاح ہیکل، قاری ربانی حق جو افغانستان، قاری سیف الرحمن العاصم دبئی، قاری عبد اللہ وقار بحرین، قاری عبید اللہ غازی قطر، قاری ضیاء الرحمن صحت ایران شامل ہیں۔

خلاصہ:

قاری محمد ادریس العاصم کی تجوید و قراءات پر جو خدمات ہیں وہ سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں انہوں نے اپنی زندگی فن تجوید و قراءات کی نشر و اشاعت اور درس و تدریس میں گزار دی پاکستان میں صحیح قرآن کریم اور مختلف قراءات میں پڑھنے کے رجحان میں اہم کردار ادا کیا وقت کے تقاضوں کو سمجھنے اور ان سے عہدہ برآ ہونے کے لیے متعلمین تجوید و قراءات کے ذہنوں کی آبیاری کی اور ان پر واضح کیا کہ ان کی تعلیم کا مقصد بندے اور رب کے درمیان رابطہ اور تعلق مضبوط کرنا ہے امت مسلمہ کی وحدت پر زور دیا نفرتوں کا قلع قمع کر کے محبتوں کی لڑی میں پرو دیا اور بلا تفریق مسالک ہر مسلک کے طلباء سے شفقت و محبت کا اظہار کر ایک بہترین روایت کی بنیاد ڈالی، آپ کی تجوید و قراءات پر کتب کا جائزہ لیا گیا اور ان کے محاسن کو اجاگر کیا ماہر فن تجوید و قراءات کے علاوہ آپ کے دیگر اوصاف و صلاحیتوں کا تذکرہ کیا گیا آپ نے تجوید و قراءات کے مختلف شعبہ جات کے لیے درس و تدریس کے جو اصول و ضوابط وضع کیے ان کا مکمل احاطہ کرنے کی بجائے صرف چند اہم اصولوں کو ذکر کیا قراء حضرات کو دوران تدریس جن مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان کے لیے آپ کے اصول مشعل راہ بن سکیں اور سب سے آخر میں آپ کی روایت حفص عن عاصم کی سند کو ذکر کیا گیا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ آپ کا سلسلہ سند کن کن واسطوں سے امام حفص عن عاصم تک پہنچتا ہے۔

---

[30] العاصم، قاری محمد ادریس، تحبیر التجوید، قرات اکیڈمی، اردو بازار، لاہور، ص 70

[31] ایضا